

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

بھینس کی قربانی

شریعت کی نظر میں

تصدیق و تائید

فقہ وقت حضرت مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم العالی
وکیل احاف حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم العالی

ترتیب و تحقیق

محمد زعفران ہزاروی
رفیق شعبہ تحقیق
جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

0348-7226491

بہینس کی قربانی

شریعت کی نظریں

تصدیقات

حضرت مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم العالی

حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم العالی

حضرت مولانا قاری فدا محمد خان مدظلہم العالی

حضرت مولانا مفتی ہارون الرشید شامی مدظلہم العالی

پیش لفظ

مولانا عبد الصمد ساجد زید مجدہم

برائے رابطہ

0348-7226491

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ضرور تفصیل

نام کتاب ----- بھینس کی قربانی شریعت کی نظر میں

مؤلف ----- محمد زعفران ہزاروی

صفحات ----- ۲۸

طبع اول ----- ۱۴۳۱ھ

ملنے کے پتے

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا: 0304-7310038

مکتبہ الحاشر (ہرنولی) میانوالی: 0300-0251751

مکتبہ عثمانیہ ہری پور: 0310-5547803

فہرستِ عناوین

انتساب	۷
تصدیقات	۸
مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم العالی	۸
مولانا منیر احمد منور مدظلہم العالی	۹
مولانا قاری فدا محمد خان مدظلہم العالی	۱۰
مفتی ہارون الرشید شامی مدظلہم العالی	۱۱
پیش لفظ	۱۳
آغازِ کتاب	۱۷
قربانی کے جانور	۱۷
جاموس کی تحقیق	۱۹
شیخ محمد بن صالح عثیمین کا فتویٰ	۲۲

[illegible]

انتساب

”بندہ اپنی اس پہلی کاوش
کو اپنے والدین مکرمین اور جملہ اساتذہ
کرام کے نام کر کے اپنی سعادت
سمجھتا ہے۔“

گر قبول افتد زہے عز و شرف

تائیدی کلمات

جانشینِ فقیہ العصر، فقیہِ وقت مفتی سید عبدالقدوس ترمذی ادام اللہ تعالیٰ ظلہم

(رئیس دارالافتاء و صدر جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا)

خلیفہ مجاز

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان نور اللہ مرقدہ

عارف باللہ مولانا مشرف علی تھانوی قدس سرہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

بندہ نے یہ مضمون بغور پڑھا۔ ماشاء اللہ تعالیٰ اپنے موضوع پر مدلل اور جامع و مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع بنائے اور مضمون نگار عزیز مولوی محمد زعفران سلمہ کی سعی کو قبول فرماویں، مزید مفید دینی خدمات کی توفیق دیں۔ آمین

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۲۰/ ذوالقعدة الحرام ۱۴۴۱ھ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

رائے گرامی

وکیل احاف شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہم العالی

جانشین حکیم العصر حضرت مولانا عبد المجید لدھیانوی نور اللہ مرقدہ

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا محمد زعفران ہزاروی مدظلہ کا رسالہ ”بھینس کی قربانی“ کے موضوع پر

نظر نواز ہوا۔ الحمد للہ رسالہ ہذا مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت جامع محقق و مدلل ہے اور بقامت کثر و بقیمت بہتر کا مصداق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ عالی میں شرف قبولیت سے نوازیں۔

منیر احمد غفرلہ

باب العلوم کھروڑ پکا

۲۶/ ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ

رائے گرامی

استاذ العلماء حضرت مولانا قاری فدا محمد خان صاحب مدظلہم العالی

مہتمم جامعہ عربیہ عبد اللہ بن مسعود (پنیاں) ہری پور

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ہری پور

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

رسالہ ”بھینس کی قربانی شریعت کی نظر میں“ کا دو مرتبہ مطالعہ کیا۔ پہلی مرتبہ سرسری طور پر دوسری مرتبہ کافی غور کے ساتھ۔ رسالہ اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت ہی عمدہ ہے۔ مسئلہ کو واضح طریق پر دلائل سے آراستہ پیراستہ کیا گیا ہے۔ جس سے قارئین کو حق معلوم کرنے میں مدد حاصل ہوگی اور بشرط انصاف انکار کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مقبولیت نصیب فرمائے اور اس کے جامع کو دنیوی عزت کے ساتھ آخرت میں دینِ عالی کے خدام میں محشور فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم۔

مولوی فدا محمد عفی عنہ

۲۵/ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ

رائے گرامی

جامع المحاسن حضرت مولانا مفتی ہارون الرشید شامی صاحب مدظلہم العالی

مدیر معہد الایمان (سوات چوک) ہری پور

ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ہری پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزم مفتی محمد زعفران ہزاروی سلمہ کا رسالہ پڑھ کر دل خوش ہوا۔ اس میں نہ صرف مسئلہ کی حیثیت و حقیقت ثابت کی گئی بلکہ شبہات کو بھی زائل کر دیا گیا۔ ایک ہی نشست میں مسئلہ کے اطراف و جوانب واضح ہو جاتے ہیں۔ لغت، ائمہ اربعہ کے مذاہب اور دلائل سے مبرہن خالص علمی اور تحقیقی انداز سے مزین ہو نے کی وجہ سے اہل علم و فضل کی دعائیں فاضل محقق کے شامل حال ہوں گی۔ جس سے علم و ادب کی شاہراہ پر نئی تحریرات بلکہ کتب بھی منضہ شہود پر آئیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ گلشنِ ترمذی (رحمہ اللہ) کی بہاروں میں اضافہ فرمائیں۔ ان کی علمی و عملی، سماجی و معاشرتی، روحانی و اصلاحی اور تعلیمی و تدریسی خدمات کو قبول

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلى آلہ واصحابہ الصلوات
والتسلیم

ہارون الرشید شامی

معدالایمان سوات چوک ہری پور

جامع مسجد دارالسلام شاہ محمد ہری پور

۲۶/ ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ بمطابق ۱۸/ جولائی ۲۰۲۰ء

پیش لفظ

برادر مکرم مولانا عبدالصمد ساجد زید مجدہم
رفیق شعبہ تحقیق و دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی ایک اہم عبادت اور شعارِ اسلام میں سے ہے جس کی اہمیت و فضیلت قرآن و سنت میں بیان کی گئی ہے، اور یہ ہر عاقل بالغ مسلمان مقیم صاحبِ نصاب مرد و عورت پر واجب ہے، قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد مبارک فرمایا ہے کہ **فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر: ۲)**، پھر آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ اس آیت میں قربانی کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور امر عموماً وجوب کے لیے ہوا کرتا ہے، علامہ ابو بکر جصاص رحمہ اللہ اپنی کتاب ”**احکام القرآن**“ میں تحریر کرتے ہیں: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت **فَصَلِّ لِرَبِّكَ** میں جو نماز کا ذکر ہے، اس سے عید کی نماز مراد ہے اور **وَانْحَرْ** سے قربانی مراد ہے، اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں:

(۱) عید کی نماز واجب ہے۔ (۲) قربانی واجب ہے۔

حدیثِ رسول ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحَّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلًّا نَا۔ (سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۱۲۳)" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو قربانی کی وسعت حاصل ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ بھٹکے۔ "اس نوعیت کی سخت وعید واجب کے چھوڑنے پر ہی ہوتی ہے، لہذا معلوم ہوا کہ قربانی کرنا واجب ہے۔

شعائرِ اسلام کے خلاف عصرِ حاضر میں دشمنانِ دین و حامیانِ شیطان نے جو طوفانِ بد تمیز اور اعتراضات، وساوس اور شبہات کا جو طومار مچا رکھا ہے مخفی نہیں ہے ایک طرف وہ ملحد اور لبرل طبقہ ہے جو سرے سے ایسی عبادات کے انکار کو فروغ دینے میں جتا ہوا ہے اور ان کا بودہ موقف ہے کہ کیا ضرورت ہے اربوں روپے خرچ کر کے لاکھوں کروڑوں جانور قربان کرنے کی، اس کے بجائے یہ بھاری بھر کم رقم لوگوں کی ضروریات اور رفاہِ عامہ میں خرچ کی جائیں، اس فلسفہ بازی کے وقت وہ دنیا بھر کے اللہ تبارک و تعالیٰ اور عیش و عشرت کے غیر ضروری بلکہ ناجائز اور حرام کو یکسر بھول جاتے ہیں اور ان کی بدبودار گفتگو کا موضوع احکامِ الہی بن جاتے ہیں۔

دوسری طرف ہمارے مسلمانوں میں ایک طبقہ ہے جو فروعی اجماعی مسائل میں خواہ مخواہ لوگوں کو ابھارتے ہیں، سبیلِ مؤمنین اور اکابر و اسلاف کے طور و طریق کو چھوڑ آزاد راہ اختیار کرنے کی دعوت دے رہے ہیں، ان مسائل میں موجودہ دور کا معرکہ الآراء مسئلہ ”بھینس کی قربانی“ کا ہے، جوں ہی قربانی قریب آنی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور فقہاء و محدثین کی فہم سے مانوڈ تصریحات و توضیحات کو مکمل طور پر فراموش کر کے خود تراشیدہ مظاہیم و مطالب اور قیاس آرائیاں پیش کر کے سادہ لوح عوام کو مغالطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھینس کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں کہیں پر بھی بھینس کی قربانی کا ذکر نہیں ہے، اچھے خاصے سمجھدار افراد اس دھوکہ دہی کا شکار ہو جاتے ہیں، حالانکہ دلائل و براہین سے یہ بات ثابت اور واضح ہے کہ بھینس گائے ہی کی قبیل سے ہے کوئی الگ جنس نہیں ہے اس پر اہل لغت اور علماء و فقہاء مذاہب اربعہ حتیٰ کہ اصحاب ظواہر اور ابن تیمیہ و ابن حزم رحمہم اللہ وغیرہ سب کا اتفاق اور اجماع ہے۔

ضرورت تھی کہ اس مسئلہ کو مبرہن و مدلل انداز میں بیان کر کے ازالہ شکوک و اوہام کیا جائے، فاضل محقق برادر م مولانا محمد زعفران ہزاوی زید مجدہم (رفیق شعبہ تحقیق جامعہ حقانیہ ساہیوال) نے نہایت احسن انداز میں نہ صرف فقہاء و

محدثین کی تصریحات و عبارات نقل کی ہیں بلکہ دوسرے فریق کے اکابر علماء کے فتاویٰ و عبارات بھی پیش کر دی ہیں، جس کے بعد انصاف پسند قارئین کے لیے انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔

عبدالصمد ساجد

۲۷/ ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھینس کی قربانی شریعت کی نظر میں

قربانی کے جانور

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قربانی کے جانوروں کے لیے ”بھیمة الانعام“ کا لفظ ذکر فرمایا ہے :

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ - (الحج: ۳۴)

ترجمہ: اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی اس غرض کے لیے مقرر کی ہے کہ وہ ان مویشیوں پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائیں ہیں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

”بھیمة الانعام“ سے مراد کون سے جانور ہیں؟ اس کی وضاحت قرآن پاک میں دوسرے مقام پر موجود ہے :

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُّوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ - ثَمَانِيَّةُ أَزْوَاجٍ ط مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ الذَّكَرَيْنِ حَرَمٌ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ- وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ الذَّكَرَيْنِ حَرَمٌ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ- (الانعام: ١٣٢، ١٣٣، ١٣٤)

ترجمہ: ”اور چوپایوں میں سے اللہ نے وہ جانور بھی پیدا کیے ہیں جو بوجھ اٹھاتے ہیں، اور وہ بھی جو زمین سے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اللہ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ یقیناً جانور تمہارے لیے ایک کھلا دشمن ہے۔ (موشیوں) کے کل آٹھ جوڑے اللہ نے پیدا کیے ہیں، دو صنفیں (نر اور مادہ) بھیڑوں کی نسل سے اور دو بکروں کی نسل سے۔ ذرا ان سے پوچھو کہ ”کیا دونوں نروں کو اللہ نے حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا ہر اس بچے کو جو دونوں نسلوں کی مادہ کے پیٹ میں موجود ہو۔ اگر تم سچے ہو تو کسی علمی بنیاد پر مجھے جواب دو۔ اور اسی طرح اونٹوں کی بھی دو صنفیں (نر اور مادہ اللہ نے) پیدا کی ہیں۔ اور گائے کی بھی دو صنفیں۔ ان سے کہو ”کیا دونوں نروں کو اللہ نے حرام کیا

ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا ہر اس بچے کو جو دونوں نسلوں کی مادہ کے پیٹ میں موجود ہو۔“ (آسان ترجمہ قرآن)

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا ”بھیمة الانعام“ آٹھ جانور ہیں : بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے۔ (زراور مادہ)

جاموس کی تحقیق

بھینس کے لیے عربی میں لفظ ”الجاموس“ استعمال ہوتا ہے۔

(مصباح اللغات : ص ۱۲۱)

جاموس اصل میں فارسی زبان سے منتقل ہو کر عربی زبان میں آیا ہے۔ فارسی میں یہ نام ”گاؤیش“ تھا۔ (فیروز اللغات فارسی : ص ۹۰۶) عربی زبان کی اپنی خاص ہیئت کی بناء پر اس لفظ کا تلفظ بدل کر ”جاموس“ ہو گیا۔ جاموس کے معرب ہونے کی صراحت لغت عرب کی تقریباً اکثر اہمات الکتاب میں لفظ ”جاموس“ کے

تحت موجود ہے۔ مشتمل نمونہ از خروارے ہم چند کتب کے حوالات ذکر کرتے ہیں۔

(۱) القاموس المحيط لمجد الدین ابی طاهر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی (المتوفی: ۸۱۴ھ) میں ”فصل الجیم“ کے تحت ہے :

الجاموس: م، معرّب کاؤمیش، ج: الجوامیس۔

(۲) مختار الصحاح لزمین الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الحنفی (المتوفی: ۶۶۶ھ) میں ہے :

ج، م، س: (الجاموس) واحد (الجوامیس) فارسیّ معرّب۔

(۳) تاج العروس من جواهر القاموس لمحمد بن محمد بن عبدالرزاق الحسینی الملقب بمرتضیٰ (المتوفی: ۲۰۵ھ) میں ہے :

الجاموس: نوع من البقر، م معروف، معرّب کاؤمیش و ہی فارسیّ، ج: الجوامیس۔

(۴) تہذیب اللغۃ لمحمد بن احمد بن الازہری الہروی (المتوفی: ۳۴۰ھ) میں

ہے:

جس: قال الليث: الجاموس، دخيل، ويجمع جواميس، تسميه
الفرس: كاؤميش۔

(۵) لسان العرب لمحمد بن مكرم بن علي أبو الفضل جمال الدين ابن

منظور الأنصاري الرويفعي الإفريقي (المتوفى: ۷۱۱ھ) میں ہے:

والجاموس: نوع من البقر، دخيل، وجمعه جواميس، فارسي معرب، وهو
بالعجمة كواميش۔

فارسی نام ’گاؤمیش‘ میں واضح طور پر گاؤ (گائے) موجود ہے۔ اس سے

بھی معلوم ہوتا ہے کہ بھینس گائے ہی کی ایک نسل ہے۔ چونکہ گائے کی یہ نسل

(بھینس) عرب علاقوں میں نہیں تھی بلکہ عجمی علاقوں میں تھی، اس لیے عربوں کے

ہاں معروف نہ تھی۔ بایں وجہ اس کا نام فارسی سے عربی میں لانا پڑا۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین کا فتویٰ

معروف عرب عالم و مفتی شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ
(المتوفی: ۱۴۲۱ھ) سے بھینس کی قربانی کے متعلق سوال کیا گیا۔ ہم سوال اور
جواب ذیل میں نقل کرتے ہیں :

سئل فضيلة الشيخ رحمه الله: يختلف الجاموس عن البقر في
كثير من الصفات كالختلاف الماعز عن الضأن وقد فصل الله في سورة
الأنعام بين الضأن والماعز ولم يفصل بين الجاموس والبقر فهل يدخل في
ضمن الأزواج الثمانية فيجوز الأضحية بها أم لا يجوز؟
فأجاب بقوله: الجاموس نوع من البقر والله عز وجل ذكر في
القرآن المعروف عند العرب الذين يحرمون ما يريدون ويبيحون ما
يريدون والجاموس ليس معروفا عند العرب. (مجموع فتاوى ورسائل فضيلة
الشيخ محمد بن صالح العثيمين، ج ۲۵، ص ۳۳، سوال: ۱۷۰)

ترجمہ: ”(سوال) بھینس گائے سے کئی صفات میں مختلف ہے جیسے بھیر
بکری سے مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ ”انعام“ میں بکری اور بھیر کی تفصیل

بیان فرمائی اور بھینس اور گائے کی تفصیل نہیں فرمائی۔ کیا بھینس بھی ان آٹھ جوڑوں (جن کی قربانی جائز ہے) میں داخل ہے پس اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بھینس گائے ہی کی نسل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صرف ان جانوروں کا ذکر فرمایا جو عربوں کے ہاں معروف تھے۔ (دورِ جاہلیت) میں اپنے پسندیدہ جانوروں کو حلال اور ناپسندیدہ جانوروں کو حرام قرار دیتے تھے۔ بھینس تو عربوں کے ہاں معروف ہی نہ تھی۔ “(مقصد حلت و حرمت بتانا تھا نہ کہ نسلیں)

فقہ حنفی کی مایہ ناز درسی کتاب ”**ہدایہ**“ میں ہے :

”والجوامیس والبقر سواء“ لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه في ديارنا لقلته۔ (الهداية: کتاب الزكاة، فصل فی البقر، ج ۱، ص ۲۰۶، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ترجمہ: ”بھینس اور گائے کا ایک ہی حکم ہے۔ کیونکہ لفظ ”**بقر**“ دونوں کا شامل ہے۔ اس لیے کہ بھینس بھی گائے کی ایک قسم ہے۔ مگر ہمارے علاقہ

(مرغینان) میں لوگوں کا خیال اس طرف نہیں جاتا کیونکہ یہاں بھینس کمیاب ہے۔“

درج بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ جاموس معرب لفظ ہے۔ فارسی سے عربی میں یہ لفظ تبدیل ہوا۔

”بھینس“ ائمہ لغت کی نظر میں

(۱) عربی ادب و لغت کے ماہر ابو منصور محمد بن احمد ازہری ہروی (الستوفی: ۳۷۰ھ) تحریر فرماتے ہیں:

واجناس البقر منها الجواميس واحداها جاموس وهي من انبلها
واكرمها واكثرها البانا واعظمها اجساما۔ (الزاهرى غريب الفاظ الشافعى،
ص ۱۰۱)

ترجمہ: گائے کی نسلوں میں سے جوامیس (بھینس) ہیں۔ اس کی واحد جاموس ہے۔
یہ گائے کی بہترین اور عمدہ ترین قسم ہے۔ یہ گائے کی سب اقسام میں سے زیادہ
دودھ دینے والی اور جسمانی اعتبار سے بڑی ہوتی ہے۔

(۲) علامہ ابوالحسن علی بن اسماعیل المعروف بابن سیدہ (المتوفی: ۴۵۸ھ) لکھتے ہیں:

والجاموس: نوع من البقر۔ (المحكم والمحیط الاعظم، ج ۴، ص ۲۸۳)

ترجمہ: جاموس (بھینس) گائے کی ایک قسم ہے۔

(۳) برہان الدین ابوالفتح ناصر بن عبدالسید خوارزمی مظہری (المتوفی: ۶۱۰ھ) لکھتے

ہیں:

والجاموس: نوع من البقر۔ (المغرب فی ترتیب العرب، ص ۸۹)

ترجمہ: جاموس (بھینس) گائے کی ایک قسم ہے۔

(۴) فقیہ شہیر و محدث کبیر علامہ عبداللہ بن محمد بن احمد المعروف بابن قدامہ مقدسی

حنبل (المتوفی: ۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

والجوامیس نوع من البقر والبخاتی نوع من الإبل۔ (الكافی فی فقہ الامام

المبجل احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۲۹۲)

ترجمہ: بھینس، گائے کی نوع (نسل) سے ہیں اور بختی، اونٹوں کی نوع (نسل) سے۔

(۵) لغت عرب میں امام کا درجہ رکھنے والے علامہ ابوالفضل محمد بن کرم انصاری المعروف بابن منظور افریقی (المتوفی: ۷۱۱ھ) فرماتے ہیں:

والجاموس: نوع من البقر، دخیل، وجمعه جوامیس، فارسي معرب، وهو بالعجمية كواميش. (لسان العرب: فصل الجیم۔ ج ۶، ص ۴۳)

ترجمہ: بھینس گائے کی ایک نسل ہے۔

نیز ”تاج العروس ج ۱۵، ص ۵۱۳“ اور ”القاموس المحيط ج ۲، ص ۷۳“ پر بھی یہی مذکور ہے کہ جاموس، بقر کی ایک قسم ہے۔

”بھینس“ مختلف مذاہب میں

(۱) مذہب حنفی

فقہ حنفی کی مایہ ناز کتاب رد المحتار حاشیۃ الدر المختار المعروف بحاشیۃ ابن

عابدین میں ہے :

(قوله والجاموس) هو نوع من البقر كما في المغرب، فهو مثل

البقر في الزكاة والأضحية والربا، ويكمل به نصاب البقر۔ (رد المحتار: باب

زكاة الغنم، ج ۲، ص ۲۸۰)

ترجمہ: ”بھینس گائے کی ایک قسم ہے جیسا کہ (لغت کی مشہور کتاب)

”المغرب“ میں ہے۔ یہ زکاة، قربانی اور سودی معاملات میں گائے کی طرح ہے اور

اس کے ذریعے گائے کا نصاب مکمل ہوتا ہے۔“

(۲) مذہب مالکی

موطا امام مالک میں ہے :

قال مالك: وكذلك البقر والجواميس، تجمع في الصدقة على

ربهما وقال: إنما هي بقر كلها. (موطا امام مالک، باب ماجاء فی زكاة البقر، رقم

الحديث: ۸۹۵)

ترجمہ: ”اور اسی طرح گائے اور بھینسوں کو ان کے مالک پر (زکاۃ کے سلسلہ میں) اکٹھا شمار کیا جائے گا۔ اور فرمایا کہ ان (بھینسوں) کا حکم بھی گائیوں والا ہے۔“

(۳) مذہب شافعی

فقہ شافعی کی مشہور کتاب ”المجموع لشرح المہذب“ میں ہے :

فشرط المجزئ في الأضحية أن يكون من الأنعام وهي الإبل والبقر والغنم سواء في ذلك جميع أنواع الإبل من البخاتي والعراب وجميع أنواع البقر من الجواميس والعراب۔ (المجموع شرح المہذب للنووی، باب الاضحية، ج ۸، ص ۳۹۳)

ترجمہ: ”قربانی میں جائز قرار دیے جانے والے جانوروں میں بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ ”انعام“ میں سے ہوں۔ اور انعام میں یہ جانور داخل ہیں : اونٹ، گائے اور بکری۔ اس میں اونٹ کی اقسام بختی اور عربی سب برابر ہیں اور اسی طرح گائے کی اقسام (جاموس) بھینس اور عربی گائے سب برابر ہیں۔“

(۴) مذہب حنبلی

فقہ حنبلی کی مایہ ناز کتاب ”المغنی“ میں ہے :

الجواميس من أنواع البقر كما أن البخاتي من أنواع الإبل فإذا
اتفق في المال جواميس وصنف آخر من البقر أو بخاتي وعراب أو معز
وضأن كمل نصاب أحدهما بالآخر۔ (المغنى لابن قدامة الحنبلي: ج ۲، ص ۴۴۴)

ترجمہ: ”بھینسیں گائے کی اقسام میں سے ایک قسم ہیں۔ جیسا کہ بنختی
اونٹ اونٹوں کی انواع میں سے ایک ہے۔ جب کسی آدمی کے پاس مال میں گائے
کی دوسری اقسام کے ساتھ بھینسیں بھی جمع ہو جائیں یا بنختی اونٹوں کے ساتھ عربی
اونٹ بھی جمع ہو جائیں یا بھیریں اور بکریاں اکھٹی ہو جائیں تو ہر ایک جنس کو
دوسری کے ساتھ ملا کر نصاب مکمل کیا جائے گا۔“

(۵) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں :

والجواميس بمنزلة البقر حكي ابن المنذر فيه الإجماع .

(مجموع الفتاوى لابن تيمية، ج ۲۵، ص ۳۷)

ترجمہ: ”بھینسیں گائیوں کے درجے میں ہیں۔ ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ
نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔“

(۶) امام ابن حزم رحمہ اللہ (المتوفی: ۴۵۶ھ) فرماتے ہیں :

الجواميس صنف من البقر يضم بعضها إلى بعض. (المحلى لابن

حزم، زكاة البقر، ج ۲، ص ۲)

ترجمہ: ”بھینسیں گائیوں کی ایک قسم ہیں۔ ایک قسم کو دوسری قسم سے

ملا یا جائے گا۔“

(۷) علامہ عبدالرحمن بن محمد عوض الجزیری (المتوفی: ۱۳۶۰ھ) حنفی اور شافعی مذہب

کے مطابق قربانی کی شرائط میں سے لکھتے ہیں :

أما الصغير من البقر والجاموس فهو ما كان أقل من سنتين،

فلا تصح بالبقر والجاموس إلا إذا بلغ سنتين وطعن في الثالثة۔۔۔ وتصح

بالبقر والجاموس إذا بلغ سنتين كاملتين۔ (الفقه على المذاهب الأربعة، ج ۱،

ص ۶۳۶)

ترجمہ: ”(اخاف کے نزدیک) گائے اور بھینس میں کم از کم دو سال کی

ہوں (تب قربانی صحیح ہے)۔۔۔ (شوافع کے نزدیک) گائے اور بھینس کی قربانی

اس وقت صحیح ہوگی جب وہ دو سال مکمل کر کے تیسرے سال میں داخل ہو گئی ہو۔“

فقہاء کرام، ائمہ ظواہر اور ائمہ لغت کی ذکر کردہ عبارات سے معلوم ہوا کہ بھینس کوئی الگ جانور نہیں بلکہ گائے ہی کی ایک قسم ہے۔

بھینس کے نوعِ بقر ہونے پر اجماع

(۱) ابنِ قدامہ حنبلی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں :

مسألة: قال: (والجواميس كغيرها من البقر) لا خلاف في هذا نعلمه. وقال ابن المنذر: أجمع كل من يحفظ عنه من أهل العلم على هذا، ولأن الجواميس من أنواع البقر، كما أن البخاتي من أنواع الإبل - (المغنى لابن قدامة، ج ۲، ص ۴۴۴)

ترجمہ: ”(بھینس دوسری انواع کی طرح گائیوں کی ایک نوع ہے) ہم اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔ اور ابن منذر نے کہا: اہل علم میں سے

ہر وہ شخص جس کا علم محفوظ کیا جاتا ہے، اس پر اجماع کر چکا ہے، نیز بھینس گائے کی ایک نوع ہے جس طرح بختی اونٹ اونٹوں کی ایک نوع ہے۔“

(۲) ابن منذر رحمہ اللہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں :

وأجمعوا على أن حكم الجواميس حكم البقر۔ (الاجماع لابن

المنذر، كتاب الزكاة، ص ۴۴)

ترجمہ: ”علماء اس بات پر متفق ہیں کہ بھینس کا حکم گائے والا ہے۔“

(۳) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

و الجواميس بمنزلة البقر حكي ابن المنذر فيه الإجماع .

(مجموع الفتاوى لابن تيمية، ج ۲۵، ص ۳۷)

ترجمہ: ”بھینس گائیوں کے درجے میں ہیں۔ ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔“

(۴) مشہور عرب عالم علامہ ڈاکٹر وہبہ بن مصطفى ذحلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

واتفق الفقهاء عملاً بحديث معاذ رضى الله عنه على أن أول نصاب البقر ومثله الجاموس ثلاثون۔ (الفقه الاسلامى وادلتہ الشامل للأدلة الشرعیة والآراء المذهبیة وأهم النظریات الفقهیة وتحقيق الأحادیث النبویة وتخريجها)، زكاة البقر، ج ۳، ص ۱۹۲۴)

ترجمہ: ”حضرت معاذ رضى الله تعالى عنه والى حديث پر عمل کرتے ہوئے سب فقہاء اس پر متفق ہیں گائے کا نصاب اور اسی طرح بھینس کا نصاب تیس ہے۔“

(۵) اسلامی فقہ کے عظیم مجموعہ ”الموسوعة الفقهية“ میں ہے :

والبقر نوعان: البقر المعتاد والجواميس۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: ج ۲۳، ص ۲۵۹)

ترجمہ: ”گائے کی دو اقسام ہیں: (۱) گائے۔ (۲) بھینس۔“

(۶) اسی مجموعہ میں ج ۵ ص ۸۱ پر قربانی صحیح ہونے کی شرائط کے تحت لکھا ہے :

النوع الأول: شروط الأضحية في ذاتها (الشرط الأول) وهو متفق عليه بين المذاهب: أن تكون من الأنعام وهي الإبل عرابا كانت أو بخاتي والبقرة الأهلية ومنها الجواميس -

ترجمہ: ”شرايط قربانی کی پہلی قسم ان شرطوں کے متعلق ہے جو خود قربانی کے جانوروں کی ذات میں ہے۔ پہلی شرط جو تمام مذاہب میں اتفاقی ہے: یہ کہ قربانی انعام (مویشی) جانوروں سے ہو اور انعام میں اونٹ بھی شامل ہے چاہے عربی ہو یا فارسی، اور گھریلو گائے بھی شامل ہے اور گھریلو گائے میں بھینس بھی شامل ہے۔“

اجماع امت کا انکار گمراہی ہے

ائمہ لغت، ائمہ فقہاء اور اجماع امت سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ بھینس گائے ہی کی قسم ہے اور اس کی قربانی جائز ہے۔ بھینس کی قربانی کا انکار اجماع امت کا انکار ہے جو سخت گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ
الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔ (النساء: ۱۱۵)

ترجمہ: ”اور جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی
رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے کی پیروی
کرے اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اس نے خود اپنائی ہے اور اسے
دوزخ میں جھونکیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔“ (آسان ترجمہ قرآن)

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی تحریر فرماتے ہیں :

”اس آیت سے علماء کرام بالخصوص امام شافعی رحمہ اللہ نے اجماع کی
حجیت پر استدلال کیا ہے، یعنی جس مسئلے پر امت مسلمہ متفق رہی ہو وہ یقینی طور پر
برحق ہوتا ہے اور اس کی مخالفت جائز نہیں۔“ (آسان ترجمہ قرآن: ج ۱، ص ۲۹۷)

حدیث شریف میں ہے :

عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يجمع الله هذه الأمة على الضلالة أبداً ويد الله على الجماعة فمن شذَّ شذَّ في النار۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم الشہید، رقم الحدیث: ۳۹۲)

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت (امتِ محمدیہ) کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے۔ جو (اجماع کا) اختلاف کر کے علیحدگی اختیار کرے گا آگ میں ڈالا جائے گا۔“

حق واضح ہونے کے بعد بھی اگر کوئی عناد کی وجہ سے ”سبیل المؤمنین“ سے روگردانی کرے گا تو عظیم جرم کا مرتکب ہو کر سنگین نتائج کا سامنا کرے گا۔ اعاذنا اللہ منہ

گھر کی شہادت

ذیل میں ہم بھینس کی قربانی کے مانعین کی ہی کتب سے چند حوالے پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے بھی بھینس کی قربانی جائز قرار دی۔

شہادت نمبر (۱):

مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم جن کا شمار مسلک اہل حدیث کے کبار علماء میں ہے ان سے بھینس کی قربانی کے متعلق سوال ہوا:

”سوال: بھینس کی حلت کی قرآن و حدیث سے کیا دلیل ہے؟ اور اس کی قربانی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟“

جواب: جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں: قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا۔۔ الخ ان چیزوں کے سوا جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے۔ بھینس ان میں سے نہیں (یعنی بھینس حلال ہے۔ از ناقل) اس کے علاوہ عرب کے لوگ بھینس کو ”بقر“ گائے میں داخل سمجھتے ہیں۔

تشریح :-۔۔ اگر اس کو جنسِ بقر سے مانا جائے جیسا کہ حنفیہ کا قیاس ہے کما فی الہدایۃ یا عموم ”بھیمة الانعام“ پر نظر ڈالی جائے، حکمِ جوازِ قربانی کے لیے علت کافی ہے۔“ (فتاویٰ ثنائیہ: باب پنجم، کتاب الحج و مسائل قربانی، ج ۱، ص ۸۱۰، ادارہ ترجمان السنۃ لاہور، ۱۹۷۲ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے اپنے اس فتویٰ میں فقہ حنفی کی معتبر و مستند درسی کتاب ”ہدایہ“ کا بھی حوالہ دیا ہے۔ اور ”ہدایہ“ میں واضح لکھا ہے :

”والجوامیس والبقر سواء“ لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه في ديارنا لقلته۔ (الہدایۃ: کتاب الزکاة، فصل فی البقر، ج ۱، ص ۲۰۶، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

شہادت نمبر (۲):

مولانا علی محمد سعیدی مرتب ”فتاویٰ علمائے حدیث“ مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کے مذکورہ فتویٰ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

”میں کہتا ہوں کہ بھینس کو ”بھیمة الانعام“ میں شمار کرنا قیاس نہیں ہے۔ قرآنی نص ”بھیمة الانعام“ کا لفظ عام ہے۔ جس کے لیے کئی افراد ہیں۔ گائے، بکری۔ بھینس بھی ”بھیمة الانعام“ کا فرد ہے۔ ”بھیمة الانعام“ کی قربانی منصوص ہے تو بھینس کی قربانی بھی نص قرآنی سے ثابت ہے۔ رہی یہ بات کہ سنت رسول، سنت صحابہ نہیں تو جواز کو مانع نہیں۔۔۔ خلاصہ بحث یہ ہے کہ بکری گائے کی قربانی مسنون ہے تاہم بھینس بھینسا کی قربانی بھی جائز اور مشروع ہے اور ناجائز لکھنے والے کا مسلک درست نہیں۔“ (فتاویٰ علمائے حدیث: باب قربانی، ج ۱۳، ص ۴۳ و ۴۴، مکتبہ سعیدیہ خانیوال، ۱۴۰۶ھ)

شہادت نمبر (۳):

قاضی محمد عبداللہ ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی خانپوری ایک سوال کے

جواب کے تحت لکھتے ہیں:

”پس خلاصہ اس کا یہ ہے کہ:

۱: بھینس مسلمہ طور پر گائے کی ایک قسم ہے۔ اس لیے ہر دو کا حکم ایک ہی ہے۔

۲: بھینس گائے سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ اور جسامت بھی عام گائے سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور اس سے نفع بمقابلہ عام گائے کے زیادہ ہے۔ اس لیے اس میں ثواب بھی زیادہ ہے۔

۳: کم از کم بھینس کی قربانی کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

(ہفت روزہ ”الاعتصام“ لاہور، جلد ۲۰، شمارہ ۴۲، ۴۳، ص ۱۰)

شہادت نمبر (۴):

مولانا امین اللہ پشاوری ”أَمَّا أدلة حل الاضحية به فنقول هي

كثيرة“ (بھینس کی قربانی کے جائز ہونے کے دلائل بہت زیادہ ہیں) کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

”ذکر اللہ لفظ البقر فی کتاب فکل حیوان یسمى بقرا فی اللغة العربیة فحکمه حکم البقر فی جمیع الاشیاء من الحل والاضحیة به و شرب لبنه واکل لحمه والزکاة فیہ۔

فکما یطلق لفظ البقر فی اللغة العربیة علی البقرة السوداء والبیضاء والصفراء وغیرها من جمیع انواعها وحکم الجمیع واحد فکذلک البقر یطلق علی الجاموس وعلی البقرة المتولدة من الابرة الصناعیة وعلی جمیع انواعها فحکم الكل واحد ومن ادعی ان الجاموس لا یدخل تحت لفظ البقر فعلیه الدلیل۔“

ترجمہ : ”اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لفظ ”بقر“ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ لہذا ہر وہ جانور جسے عربی میں ”بقر“ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے، اس پر تمام احکام ”بقر“ والے جاری ہوں گے۔ مثلاً حلال ہونا، قربانی، دودھ کا استعمال، گوشت کا استعمال اور زکاة کی ادائیگی۔

تو جس طرح عربی زبان میں لفظ ”البقر“ کالی، سفید، زرد اور دیگر رنگوں سے تعلق رکھنے والی گائیوں کی تمام اقسام پر بولا جاتا ہے اور ان سب کا حکم ایک

جیسا ہے۔ اسی طرح یہ لفظ (بقر) بھیئیں اور ٹکیے سے پیدا ہونے والی ہر طرح کی گائیوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ لہذا سب کا حکم برابر ہے۔“

مولانا امین اللہ پشاور قرآن و حدیث سے مزید دلائل ذکر کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں :

”فلما دخل الجاموس فی مسمی البقر لفة دخل فی حکم البقر شرعا فثبت حلّ اضحيته بالكتاب والسنة الصحيحة ولا يقال: ان هذا قياس او ليس بصريح كما يتفوه بذلك بعض الجهال الذين لا يعرفون طريقة الاستدلال من الكتاب والسنة ولا يعرفون عرفهما ولا يعلمون بقواعدهما وهذا الدليل وحده يكفي للبصير العاقل دون الجاهل العاقل۔“

(فتاویٰ الدین الخالص: افحام الجاسوس فی ادلة حلّ الجاموس، ج ۶، ص ۳۹۵، مکتبہ محمدیہ، پشاور)

ترجمہ: ”(جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ) لغت میں لفظ ”البقر“ الجاموس کو بھی شامل ہے تو شرعا بھی اس کا یہی حکم ہو گا۔ لہذا اس کی قربانی کا ثبوت قرآن مجید اور سنت صحیحہ سے مل گیا۔ اب اس پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ یہ قیاسی مسئلہ

ہے یا صراحت کے ساتھ ثابت نہیں۔ جیسا کہ اس طرح کی باتیں کچھ جاہل قسم کے لوگوں سے سنی جا رہی ہیں جو قرآن و سنت سے استدلال کے طریقوں سے نابلد، ان کی معرفت سے نا آشنا اور ان کے قواعد سے ناواقف ہیں۔ عقل و بصیرت رکھنے والوں کے لیے ایک ہی دلیل کافی ہے، جاہل اور بے کار لوگوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔“

مولانا امین اللہ پشاوری کے مذکورہ بالا فتویٰ میں ذرا بھی ابہام باقی نہیں رہا۔ انہوں نے صاف الفاظ میں بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیا اور مانعین کو قرآن و سنت سے نا آشنا اور جاہل و بے کار قسم کے الفاظ سے گردانا۔

شہادت نمبر (۵):

حافظ محمد گوند لوی صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :

”بھینس بھی ”بقر“ میں شامل ہے، اس کی قربانی جائز ہے۔“ (ہفت روزہ

الاعتصام، ج ۲۰، شمارہ ۹، ص ۲۹، ۲۷/ ستمبر ۱۹۶۸، بحوالہ بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ مؤلف

حافظ نعیم الحق ملتانی، ص ۲۰۳، اسلامک سنٹر ملتان)

شہادت نمبر (۶):

مولانا محمد رفیق الاثری صاحب (شیخ الحدیث دارالحدیث جامعہ محمدیہ جلال پور
پیر والہ ضلع ملتان) حافظ نعیم الحق ملتانی کی کتاب ”بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ“
کے ”پیش لفظ“ میں لکھتے ہیں :

”دینی احکام میں درست اور صحیح بات جاننا اہل حق کا وظیرہ رہا ہے۔ یہ
مسئلہ کہ قربانی میں بھینس ذبح کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ سلف صالحین میں تنازع
مسائل میں شمار نہیں ہوا۔ چند سال سے یہ مسئلہ اہل حدیث عوام میں قابل بحث بنا
ہوا ہے۔ جب کہ ایسے مسئلہ میں شدت پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“

(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، ص ۳۵، اسلامک سنٹر ملتان)

شہادت نمبر (۷):

حافظ نعیم الحق ملتانی لکھتے ہیں :

”میں نے محض اللہ کی توفیق سے ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید نے قربانی میں ”بھیمة الانعام“ (مویشی صفت جانوروں) کی، حدیث مبارکہ نے ”مسنة“ (دودانتا) کی شرط لگائی ہے۔ اور یہ دونوں شرطیں کسی بھی شک و شبہ کے بغیر بھینس میں موجود ہیں۔ نیز باقی جانوروں کی طرح ”بقرة“ (گائے) بھی قربانی کا ایک جانور ہے۔ کیونکہ بقرة کی قربانی حدیث مبارکہ سے ثابت ہے اور بھینس بھی پوری امت کے اجماع سے بقر کی ایک نوع ہے۔ لہذا مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر کسی بھی شک و شبہ کے بغیر بھینس کی قربانی جائز ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فعل سے اس کا ثبوت اس لیے نہیں ملتا کہ بنیادی طور پر یہ عجمی علاقوں میں پایا جانے والا جانور ہے، اس وجہ سے نہیں کہ ناجائز ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ قربانی کی شرائط پر پورا نہیں اترتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب صحابہ کرام و تابعین عظام کے دور میں یہ جانور عرب علاقے میں آیا تو سب نے اسے بقر (گائیوں) کی ایک نوع قرار دیا۔“

(بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، ص ۳۸، اسلامک سنٹر، ملتان)

خاتمہ بالآخر

ہر وہ حدیث جس میں ”بقر“ کا ذکر ہے، وہ حدیث بھینس کی حلت اور قربانی کی دلیل بھی ہے۔ کیونکہ بھینس ہندی گائے ہے بلکہ گائیوں کی اعلیٰ قسم ہے۔ ایسی کئی روایات مل سکتی ہیں جن میں بقر کا ذکر موجود ہے۔ واضح رہے کہ بعض روایات میں لفظ ”جاموس“ کا ذکر بھی ملتا ہے۔

(۱) عن علي رضي الله عنه ”الجاموس تجزئ عن سبعة في الأضحية“

- (الفردوس بمأثور الخطاب (مسند الفردوس للدیلمی)، رقم الحدیث: ۲۶۵۰)

یہ روایت سنداً تو موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے۔

تیسیر مصطلح الحدیث میں ہے :

”ہومانسب او اسند الی صحابیّ او جمع من الصحابة سواء كان هذا المنسوب اليهم قولاً او فعلاً او تقريراً وسواء كان السند اليهم متصلاً او منقطعاً۔۔۔ هناك صور من الموقوف في الفاظها وشكلها لكن المدقق في حقيقتها يرى انها بمعنى الحديث المرفوع، لذا اطلق عليها العلماء

اسم ”المرفوع حكماً“ ای انها من الموقوف لفظاً المرفوع حكماً۔“ (تیسیر مصطلح الحديث: المطلب الثالث، الموقوف، ۱۱۰ و ۱۱۱، مكتبة البشرى)

(۲) عن الحسن (البصري) انه كان يقول: الجواميس بمنزلة البقر۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزکاة، باب فی الجواميس تعدّ فی الصدقة، رقم الحديث: ۱۰۸۴۸)

(۳) عن الثوري عن يونس قال في ثلاثين تبعة وفي كل أربعين مسنة --- وتحسب الجواميس مع البقر۔ (مصنف عبدالرزاق، باب البقر، رقم الحديث: ۲۸۵۱)

(۴) روى: هشام عن ابن سيرين قال: اشتكى رجل، فوصف له لبن الجواميس فبعث إلى عبد الرحمن بن أبي بكرة: أن ابعث إلينا بجاموسة. فبعث إليه بتسع مائة جاموسة فقال: إنما أردت واحدة. فبعث إليه أن اقبطها كلها. ورويت هذه الحكاية لأخيه الأمير عبيد الله، وذلك أشبه۔ (سير اعلام النبلاء، ج ۴، ص ۴۱۲)

درج بالا روایات سے معلوم ہوا کہ عہد صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم میں بھینس کا وجود تھا اور وہ اس کا دودھ اور گوشت استعمال فرمایا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے تو واضح ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے قربانی میں بھینس کو سات آدمیوں کی طرف سے کافی سمجھا۔

سر دست ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ ولیّ الهدایۃ
 والتوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم۔ اللہم اُرنا الحقّ حقاً وارزقنا
 اتباعه و اُرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه، آمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی
 خیر خلقہ محمدٍ وعلیٰ آلہ واصحابہ واهل بیتہ اجمعین۔ فقط

محمد زعفران ہزاروی غفرلہ ولوالدیہ

رفیق شعبہ تحقیق جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۱۸/ ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ

